احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۳۴ | بدھ ۲۷- شعبان ۱۴۱۴ھ ‘۹- تبلیغ ۱۳۷۳ ھش ‘۹- فروری ۱۹۹۴ء

آپ سب اولیاء اللہ بنیں

میں تو آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ سب اولیاء اللہ بنیں- بہت مزا آتا ہے جب دعا گو مربی لکھتے ہیں کہ افریقہ کے جنگلوں میں یہ ہو رہا تھا اور ہم بالکل عاجز آگئے تھے تو ہم نے عاجزانہ دعا کی اور خدا نے اس طرح نشان دکھایا- یہ تو بہت مزے کی بات ہے لیکن بزرگ پرستی کا رنگ اختیار نہ کریں خواہ میری ذات سے متعلق ہی ہو-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

لاہور میں خدا کی راہ میں قربان ہونے والوں کا ذکر خیر

حالیہ دور ابتلاء میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں

یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ اللہ نے آپ کو چھوڑ دیا ہے

روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصاراللہ کے ایڈیٹر صاحبان اور پرنٹر و پبلشر کی گرفتاری کا تذکرہ

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ۷- فروری ۱۹۹۴ء کو بیان کردہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن- ۷ فروری ۱۹۹۴ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت احمدیہ کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ حالیہ دور ابتلاء میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں- یہ لڑائی صبر سے جیتی جائے گی- ہماری طاقت سے نہیں- اور ہم اس میں لازماً جیتیں گے- اس میں ذرا بھی شک نہیں-

حضرت خلیفۃ المسیح احمدیہ ٹیلی ویژن کے روزانہ کے لائیو پروگرام بات چیت میں پاکستان میں احباب جماعت احمدیہ کے ساتھ پیش آنے والے حالیہ واقعات پر اظہار خیال فرما رہے تھے-

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے سلام کے بعد فرمایا آج پہلے میں جماعت کو دو نوجوانوں کی خدا کی راہ میں جان قربان کرنے کے واقعات بیان کرنا چاہتا ہوں- پہلے رانا ریاض احمد صاحب ہیں- حملہ آوروں نے پہلے ان کے گھر آ کر ان کے والد مکرم رانا عبدالستار صاحب کو ظالمانہ طور پر مارا پیٹا اور پھر ان کے بیٹے رانا ریاض احمد کے سر پر پستول رکھ کر گولی مار دی- وہ چند دن ہسپتال میں نیم مردہ نیم زندہ کی کیفیت میں مبتلا رہ کر انتقال فرما گئے-

دوسرا واقعہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے نواسے عزیز احمد نصراللہ کا ہے- جو ڈاکٹر اعجاز الحق آف آسٹریلیا کا بیٹا اور مکرمہ امتہ الحی صاحبہ کا بیٹا ہے- ان کی انیکسی میں حیرت انگیز جرأت کا مظاہرہ کیا گیا- کوٹھی میں کار گئی اور سر پر ضربیں لگا کر ان کو ہلاک کیا گیا-

گہری سازش حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کچھ عرصہ سے یہ سلسلہ چل رہا ہے اور میڈیکل کالج کے طلباء نے پہلے بھی بعض احمدیوں کو بری طرح زدوکوب کیا- مجھے شروع سے خیال تھا کہ یہ گہری سازش ہے کوئی اتفاقی حادثہ نہیں- لیکن مقامی لوگوں کو میری اس رائے سے اختلاف تھا- لیکن اب جس نہج پر واقعات ہو رہے ہیں اس سے میری بات ظاہر ہوگئی ہے- میرا اندازہ ہے کہ مصر سے تعلق رکھنے والے‘ سندھ سے تعلق رکھنے والے اور بعض اور علاقوں سے تعلق رکھنے والوں کا اس سازش میں دخل ہے- اسی طرح بعض اور روابط ان میں شامل ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ گہری اور بڑی سازش ہے- جہاں تک یقینی اطلاع کا تعلق ہے میں ابھی اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ اس بارے میں کوئی اعلان کر سکوں-

دو باتوں کا خیال رکھیں لیکن میں جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ دو باتوں کا خیال رکھیں- ایک تو اپنی حفاظت کا- ہر قسم کے احتمال ہو سکتے ہیں- گھروں میں اس کی تیاری رکھیں- اور دوسری بات یہ ہے کہ صبر کا دامن نہ چھوڑیں-

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر ابتلاء کے بعد اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہوتا ہے کہ ابتلاء کا ایک اور سلسلہ چل پڑتا ہے- ایک طرف دشمن اپنی سازش ترتیب دیتا ہے- اور دوسری طرف اللہ کی تدبیر چلتی ہے جسے اللہ نے مکر کا نام دیا ہے- حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ خیال دل میں نہ لائیں کہ اللہ نے آپ کو چھوڑ دیا ہے- اللہ کی تدبیر ہماری نظر سے بھی اوجھل ہے اور ان کی نظر سے بھی اوجھل ہے- لیکن یہ تدبیر یقیناً جاری ہے- اور ہر ابتلاء کے بعد جماعت

مسلسل صفحہ ۲ پر

ولادت

○ "اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سید محمود احمد صاحب ابن محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب و صاحبزادی امتہ الحکیم بیگم صاحبہ کو مورخہ ۹ جنوری ۱۹۹۴ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے- جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے از راہ شفقت عالمی احمدیہ ٹی وی کے پروگرام "بات چیت" میں "منزہ بتول" رکھا ہے نومولودہ حضرت المصلح موعود امام جماعت- الثانی -کی پڑنواسی اور حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کی پڑپوتی ہے- نیز محترم سید محمد صادق شاہ صاحب آف بھگلہ مانسہرہ حال ربوہ کی نواسی ہے- احباب کرام سے نومولودہ کی صحت و تندرستی- درازی عمر اور نیک و خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-"

سانحہ ارتحال

○ محترم عبدالحکیم اکمل صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ کی والدہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالرحیم صاحب کشمیری بقضائے الٰہی مورخہ ۵- فروری بروز ہفتہ صبح ساڑھے چار بجے فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئیں- اسی دن بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی- احباب کرام سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے-

تقویٰ کی جان عبادتوں میں ہے‘ وہ قوم جو عبادت سے خالی ہو جائے وہ تقویٰ سے خالی ہو جایا کرتی ہے-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

پہلے سے بڑی ہو کر سامنے آتی ہے۔ اور نئے انعامات کا سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ابتلاء کا یہ سلسلہ کہاں تک اور کب تک جاری رہے گا۔ لیکن ہمارے قدم متزلزل نہیں ہونے چاہئیں۔ اللہ سے مغفرت اور ثبات قدم کی دعائیں کرتے رہو۔ یقین رکھو کہ خدا کی تقدیر بہر حال نہیں بدلے گی۔ اللہ اپنے بھیجے ہوؤں کے ساتھ اور ان کی جماعت کے ساتھ ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔ اور جس کے ساتھ خدا ہو وہ بہر حال غالب آتا ہے۔ اگرچہ تکلیف بھی ہے اور ایسا دل کو صدمہ ہے جو پہلے بھی لگتا رہا ہے۔ ہمارا طریق وہی ہونا چاہئے جو قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ میں صرف اللہ کے حضور اپنا غم بیان کر کے آنسو بہاؤں گا۔ دنیا سے شکووں کا نہ فائدہ ہے اور نہ دنیا کچھ کر سکتی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس سازش کے کنارے کن انگلیوں سے بندھے ہوئے ہیں۔ ہر قسم کے احتمالات ہیں۔ آپ لوگ جو سن رہے ہیں' آپ کے علم میں اگر کوئی ایسی بات آئے جس سے اس راز سے پردہ اٹھ سکے تو مجھے ضرور بتائیں۔ قطع نظر اس سے کہ آپ اس امر سے واقف ہو سکیں یا نہ ہو سکیں کہ کونسی سازش کی جا رہی ہے۔

حضرت امام جماعت نے فرمایا اللہ ہر گھڑی بیدار ہے اسے نہ نیند آتی ہے اور نہ اونگھ وہ دیکھ رہا ہے اور جانتا ہے کہ اس ابتلاء کے پیچھے جماعت کے حق میں کیا ظاہر ہونے والا ہے۔ اس یقین پر قائم رہتے ہوئے اللہ کے راستے میں قدم بڑھاتے جاؤ۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا اللہ کے راستے میں جان دینے کا غم عجیب ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ زندہ رہتے ہیں مرتے نہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا میں ان سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ رانا ریاض احمد کے والد رانا عبدالستار صاحب کو اور عزیز احمد نصر اللہ کی والدہ مکرمہ امۃ الحی اس کے والد ڈاکٹر اعجاز الحق اور مکرم حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور جن کے گھر میں یہ بچہ پلا بڑھا اور جنہوں نے اپنے بچوں کی طرح اس کی خبر گیری کی۔

حضرت امام جماعت ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ جو رو چلی ہے اس میں اوپر کی سطح کا عمل دخل ضرور ہے۔ عدالتوں نے احمدیوں کے خلاف جو فیصلے کئے ہیں ان کے بعد احمدیوں کے خلاف ہر سطح پر اقدامات ہو رہے ہیں۔ ایک طرف عوام نے مولویوں کو روکا ہے تو دوسری طرف ان کی دلداری کے لئے ان کو احمدیوں کا خون پیش کیا جا رہا ہے۔ ایک طرف فتح کے شادیانے بجائے جا رہے ہیں کہ مولویوں کو ہرا دیا ہے اور دوسری طرف احمدیوں کے خون کے لقمے ان کے منہ میں ڈالے جا رہے ہیں لو اب اتنے بھی ناراض نہ ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے بتایا کہ آج روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصاراللہ کے ایڈیٹر صاحبان کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح ان کے پرنٹر اور پبلشر صاحبان بھی گرفتار ہیں۔ الفضل کے خلاف اس الزام میں مقدمے درج ہوتے ہیں کہ الفضل میں خدا کا نام لیا گیا ہے اور انصاراللہ میں ایک ایسا مضمون شائع ہوا ہے جس میں اشاعت اسلام کے تذکرے ہیں یہ مقدمے حکومت کی بالا سطح پر زیر غور آتے ہیں اور ان کی ہدایت پر پولیس مقدمے قائم کرتی ہے۔ ان مقدمات کی پہلے عبوری ضمانتیں منظور ہوئیں مگر ان کی توثیق نہ کی گئی۔ اور پانچ افراد کی گرفتاری عمل میں آگئی۔ ان کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ نے بیان فرمائے جو یہ ہیں۔

مکرم نسیم سیفی ایڈیٹر الفضل۔ ماہنامہ انصاراللہ کے ایڈیٹر مکرم محمد الدین صاحب ناز۔ مکرم آغا سیف اللہ صاحب یہ ہمارے مربی تھے۔ الفضل کے مینجر (اور پبلشر) ہیں اور ناظم دارالقضاء بھی ہیں۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب انصاراللہ کے پبلشر ہیں اور قاضی منیر احمد پریس کے انچارج (اور الفضل اور ماہنامہ انصاراللہ کے پرنٹر ہیں۔)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ کی طرف سے جتنی بھی آزمائش آئے گی اس کے لئے ہم تیار ہیں وہ خود سنبھالے گا جس کی خاطر یہ قربانیاں دی جا رہی ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ اپنے ان بھائیوں کی استقامت کے لئے دعا کریں۔ خاص طور پر نسیم سیفی صاحب معمر اور کمزور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت اور ہمت عطا کرے آسمان سے فیصلے صادر فرمائے۔ زمین کے فیصلوں کی کوئی امید نہ رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اہل پاکستان کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی بعض دفعہ ایک کے بعد دوسری آزمائش کرتا ہے مومنوں کی اس لئے کہ ان کی ترقی ہو اور دشمن کی اس لئے کہ ان کی اصلاح ہو۔ اور ہر دفعہ اللہ تعالیٰ سزا میں تردد کرتا ہے اور ڈھیل دیتا ہے۔ لیکن جب ایک دفعہ فیصلہ کر لے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے بچا نہیں سکتی۔ پہاڑ بھی راہ میں آئے تو ریزہ ریزہ ہو جائے۔ چاہے وہ عام حکومت ہو یا سپر طاقت ہو۔

اہل پاکستان کو مخاطب ہوتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا آپ کی بھاری اکثریت شریف لوگوں پر مشتمل۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ ظلم کی تاریخ میں بھیانک ترین ظلم ہو رہا ہے آپ کے پیاروں پر جو درود بھیجتے ہیں ان پر آپ مقدمے کرتے اور سزائیں دیتے ہیں۔ ایسی سزائیں کہ جو شاذ ہی کسی کو دی گئی ہوں۔ مکہ میں حضرت بلالؓ کو کلمہ پڑھنے پر سزا دی گئی۔ مگر سزا دینے والے تو مشرک تھے۔ وہ اس عقیدے کو اور کلمہ کو نہیں مانتے تھے۔ لیکن احمدیوں کا کلمہ پڑھنا آپ کو تکلیف دیتا ہے۔ اس لئے میں اہل پاکستان کو خدا تعالیٰ کی پکڑ سے ڈراتا ہوں۔ احمدی ظلموں پر صبر کر رہے ہیں۔ اگر ان کا صبر آپ پر ٹوٹا تو آپ کو کہیں کا نہ چھوڑے گا۔ لیکن میری دعا پھر بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔ احمدیوں کا صبر ٹوٹنے سے پہلے اللہ سے استغفار کریں۔ ورنہ میں اس ملک کے لئے بہت ہی برے دن دیکھ رہا ہوں۔ آخری قدم اٹھانے سے پہلے باز رہیں ورنہ اس کے بعد پھر واپسی کی کوئی راہ نہیں رہے گی۔

کیسٹیں تیار کرنے والوں کو ہدایات

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے عالمی پروگراموں کے لئے کیسٹوں کی تیاری کے لئے ہدایات بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیسٹیں بہت تناؤ کے عالم میں بنائی جا رہی ہیں۔ کیمرے کے سامنے ستے ہوئے چہرے بنا کر نہ بیٹھیں۔ اکڑ کر یا بن سنور کر نہ بیٹھیں آج کل یہ دستور نہیں رہا۔ آپ نے اس بارے میں افریقہ کے لوگوں کی مثال دی۔ آپ نے فرمایا کہ چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ ایک شام منائی گئی ہے۔ اسی طرح نسیم سیفی صاحب کے ساتھ بھی' جب وہ رہا ہو جائیں گے' شامیں منائی جائیں گی میرا خیال تھا کہ چوہدری صاحب کو احمد نگر لے جائیں۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جو یونیورسٹی بنائی تھی وہاں' کسی باغ میں' یا دریا کے کنارے کسی کشتی میں بیٹھ جائیں چوہدری صاحب لطیفہ گو بھی ہیں۔ اچھی اچھی باتیں بھی بتاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کی تربیت کی ہے۔ ان کے واقعات بھی سنائے جا سکتے ہیں۔ اس سے لوگ زیادہ لطف حاصل کریں گے۔

بچوں کے نغموں کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ اسی طرح بچوں کے بھی ایسے ہی پروگرام بنائیں

افریقہ کے بارے میں فرمایا ان کو طبعی طور پر ایسے نغموں کے پروگرام تیار کرنے کا ملکہ حاصل ہے۔ نغمے ایسے ہوں جو دل پر اثر کریں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احمدیت زندہ باد کا ترانہ مجھے پسند نہیں آیا۔ آواز ایسی اچھی ہو جس میں ملائمت اور سوز ہو۔ رنگوں کے تناسب کے بارے میں فرمایا کہ رنگوں میں Contrast ہو۔ آپ نے بنگلہ دیش سے آئے ہوئے پروگرام کی بھی تعریف فرمائی۔ اور فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت آٹھ مختلف زبانوں میں ترجمے کے ساتھ پیش کی جائے گی اس مقصد کے لئے اچھی آواز میں ترجمہ پڑھنے والوں کی ضرورت ہے۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دشمن جو کام کرتا ہے کرتا رہے۔ وہ اپنی تقدیر بنا رہا ہے ایک ہم ہیں جو اپنی تقدیر بنا رہے ہیں۔ ہم خدمت دین سے کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ان کو غصہ آتا ہے تو آتا رہے۔ ہم بے اختیار ہیں۔ کسی ماں کے بچے کو بڑھتا دیکھ کر اس ماں کی سوکن یا کسی غیر کو تکلیف ہو تو بچہ تو بڑھتا ہی رہے گا۔ اسے تو روکا نہیں جا سکتا۔ اللہ اپنے دین کی خود حفاظت فرمائے گا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ کوئی دشمنی جماعت کو ناکام یا نامراد نہیں کر سکتی ہم حضرت مسیح موعود کے غلام ہیں جن کا ارشاد ہے کہ

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں

ہم میں بزدلی یا ناکامی کا کوئی خمیر نہیں ہے۔ ہم نے آگے سے آگے بڑھنا اور ترقی کرنا ہے۔ اللہ خود ہی ان کے غیظ و غضب کا مقابلہ کرے گا۔ ہم میں تو طاقت نہیں۔ اللہ میں ہے۔ جو ہماری پشت پر کھڑا ہے۔ آپ صبر سے کام لیں۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ہماری تاریخ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے انضباط اوقات کو اجمالی رنگ میں ایک ہی فقرہ میں ادا کر سکتا ہوں کہ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ میں آپ کا وقت گذرتا ہے۔ مگر اس کی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ حضرت حجتہ الدین حق حضرت امام ہمام ( ) کی عنصری زندگی میں بھی اگرچہ آپ ہی امامت کراتے تھے مگر جب مولوی عبدالکریم صاحب آئے تو وہ صرف چھوٹی بیت میں امام ہو جاتے تھے۔ پھر مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے بعد چھوٹی بیت میں نمازوں کے امام آپ ہی تھے یہ امر میں یہاں ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت طبعاً" ناپسند کرتے تھے ایسے امور کو جو کسی قسم کی لیڈر شپ پر دال ہوں۔ اس لئے آپ نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو اپنی جگہ امام مقرر کیا ہوا تھا اور خوش رہتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو چونکہ آپ کو امام بنانا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور راہ نکالی۔ پس حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے بعد مجبوراً آپ کو امام ہونا پڑا۔ اور اب دوسرے رنگ میں امام ہو کر باوجود ضعف اور آئے دن ہدف امراض کے آپ اپنے سید و مولا کے نقش قدم پر چل کر نمازوں کے امام خود ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھر پر بعد نماز صبح آپ کے قرآن مجید کے کئی درس عورتوں میں ہوتے ہیں جو سبقاً پڑھتی ہیں پھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور محمد اسحاق کی تعلیم کی طرف خصوصیت سے توجہ ہے ان کے کئی سبق آپ نے اپنے ذمہ رکھے ہیں۔ ایک گھنٹہ سبق سے پہلے چند مریضوں کو ضرور دیکھتے ہیں جو باہر سے آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور باہر حدیث اور قرآن مجید اور اصول فقہ کا درس جاری ہے۔ دعاؤں میں آپ کا بہت بڑا حصہ گذرتا ہے میں نے غور سے دیکھا ہے ہاں اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ جب آپ کے پاس ڈاک آتی ہے تو ایک ایک خط کو آپ اپنے ہاتھ میں لے کر دعا کرتے ہیں۔

پھر یہ سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ نمازوں میں اور درس قرآن مجید کے بعد بیسیوں عرضیاں دعا کی آپ کے ہاتھ میں ہوتی ہیں ایک ایک کو پڑھ کر ان کے مطالب کو مدنظر رکھ کر دعائیں کرتے ہیں۔ پہلے آپ کو جماعت کے ساتھ رشتہ اخوت تھا اور اس حیثیت سے آپ جماعت کے لئے دعائیں کرتے ہوں گے۔ مگر اب خدا نے اس رشتہ کو رشتہ ابوّت سے بدل دیا ہے۔ اور یہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ باپ کو اولاد کے لئے کیسی تڑپ اور اضطراب ہوتا ہے۔ چار لاکھ کی جماعت میں کتنے بیمار کتنے تنگ دست۔ کتنے مشکلات میں مبتلا کتنے فوت ہوتے ہیں۔ اس کا اثر جو اس قلب پر ہو سکتا ہے وہ ہر روز ہوتا ہے اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ بجز رب العالمین کے۔

آپ کی طبیعت میں اس انعام امامت کے بعد ایک ایسی مستعدی اللہ تعالیٰ نے رکھ دی ہے کہ عقل حیران ہے۔ آپ ایک ایک متنفس کے متعلق جو قادیان میں ہے ذاتی واقفیت اور خبر رکھتے ہیں کہ وہ کن حالات میں ہے۔ اور اس کے دکھ درد میں مہربان باپ کی طرح بے قرار ہوتے ہیں۔

ایڈیٹر الحکم خصوصیت سے ان ہمدردیوں کا زیر بار ہے جو اس سے کی گئی ہیں۔ اس کی بیماری میں بلا درخواست رحمانیت کی صفت سے متخلق ہو کر اس کی تیمار داری فرمائی۔ اب اس کی اہلیہ کی بیماری میں متواتر ایک نہیں دو دو تین تین آدمی متعین فرمائے جو خبر لیں۔ دوا دیں اور آپ کو حالات بتائیں۔ اس لئے کہ آپ اعتکاف میں تھے۔ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ اس کے ساتھ خاص لطف اور مہربانی ہے اور یہی حضرت امام کا معمول تھا۔

پھر باوجودیکہ غم قوم اور فکر دین حق نے آپ کو گداز کر دیا ہے۔ اور طبی مشوروں کے لئے اوقات خالی نہیں رہے مگر جو مریض آپ تک پہنچ جاتا ہے اس کو دیکھنا اور دوا دینا ہی آپ کا کام ہے۔ احباب کے بعض ضروری خطوط کے جواب لکھنا صدر انجمن احمدیہ کے انتظامی امور کو سرانجام دینا۔ جہاں تک آپ کی ذات سے ان کا تعلق ہے احباب آمدہ بیرونجات سے ملنا اور ان کی درخواستوں اور حالات کو سننا اور مفید اور ضروری مشورے دینا۔

اشاعت (دین حق) اور دعوت الی اللہ کے سلسلے میں تجاویز پر غور کرنا اور احباب کو توجہ دلانا غرضیکہ کوئی ایک کام ہو تو میں بتاؤں اور اس کے لئے وقت مقرر ہو تو تصریح کروں۔ نمازوں کے اوقات تو مقرر ہیں۔ باقی امور کے لئے جو جس وقت پیش آئے قومی درد ایسا بڑھ گیا ہے کہ کہاں حیدر آباد دکن وہاں سیلاب آیا جماعت کے لئے ایسے مضطرب ہوئے کہ متواتر تاریں خیریت احباب کے لئے دیں۔ آخر ایک آدمی خاص اسی غرض کے لئے بھیجا۔ ان حالات کو معلوم کر کے عام افراد کو کیسی خوشی اور کیسا اطمینان ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے فی الحقیقت انہیں بہترین انسان بعد امام عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت دے اور بہت مدت تک ہم اس کے زیر سایہ رہ کر اس کے فضل اور فیض کو حاصل کریں۔ جو نورالدین میں ہو کر ہم میں اتر رہا ہے۔ آمین

یہ مختصر حالات آپ کے مشاغل کے ہیں۔ اندرونی زندگی کا پہلو پھر کسی وقت دکھایا جائے گا۔ نماز میں خصوصیت سے دعا کرتے ہیں۔ عید کے دن عید کے خطبہ میں اتفاقاً ہم نے سنا ہے کہ کہا "قوم کے لئے ترقی ہو ان میں استقامت ہو باہمی الفت ہو قوم خادم دین ہو روح القدس مؤیّد ہو آفات ارضیہ اور سماویہ سے محفوظ رہیں۔ بلیات روحانیہ و جسمانیہ سے الٰہی تیری حفظ میں ہوں۔ مظفر و منصور رہیں۔ ان میں مخلص اور داعی الی اللہ علیٰ بصیرۃ خطیب و وعّاظ پیدا ہوں ان کے قائد دین حق کے واقف دین حق کے عامل منشرح صدر ہوں ان کے وزرا مخلص، عاقبت اندیش ہوں۔"

جمعہ میں بعد الجمعہ خصوصیت سے ایسی دعاؤں میں وقت گذرتا ہے یہ ان دعاؤں کا ایک مختصر حصہ ہے جو جماعت کے لئے مانگتے ہیں۔ اور خدا جانے کس کس رنگ میں یہ چوپان قوم رات کی اندھیری اور تنہا گھڑیوں میں جبکہ ہم میں سے ہر ایک آرام سے سوتا ہے اپنے مولا کے حضور ہمارے لئے چلاّتا ہے خدا اس کی دعاؤں میں قبولیت کا اثر پیدا کرے۔ اور ہم ان سے متمتع ہوں۔ آمین

محمد سعید احمد۔ لاہور

الفضل کا سالانہ نمبر

الفضل کا جلسہ سالانہ نمبر کی جگہ سالانہ نمبر پڑھا۔ بہت معلوماتی۔ دیدہ زیب اور ایمان افروز مندرجات ہیں۔ قطعاً احساس نہیں ہوتا کہ "موجودہ حالات" کسی طرح بھی آپ کی سوچ اور قلم پر اثر انداز ہوئے ہیں۔

سرورق کی تصویر لاجواب ہے۔ دیکھتے ہی طبیعت پھڑک اٹھی۔ جذبات میں طوفان پیدا ہو گیا۔ وجہ شاید میرا وقف نو سے تعلق کے باعث چھوٹے بچوں سے لگاؤ ہو یا پھر بوسنیان پر بیتنے والی ظلم کی داستان۔ حضور کے پر نور چہرے سے پھوٹنے والی محبت۔ شفقت۔ ہمدردی اور مستقبل کی شاندار کامیابیوں کی کرنیں دل کو مسحور کرتی ہیں۔ اگر آپ تصدیق کر دیں کہ یہ بچہ وقف نو میں ہے تو اس کی سلائیڈ بنوا کر ضلع لاہور کے تحریک وقف نو کے اجلاسوں میں دکھاؤں گا۔

دوسرا پہلو مضامین میں تربیت کے رنگ نمایاں ہیں۔ پڑھتے ہوئے اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا احساس ہوتا ہے۔ دنیا کے دھندوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور دین کی محبت دل پر غلبہ کرتی ہے۔

تیسرا حسن مرکز احمدیت سے تعلق میں ترقی کا جذبہ ابھرتا ہے۔ میری عمر کے لوگ جو قادیان میں تقسیم سے قبل وہاں رہائش پذیر تھے بہت لطف اندوز ہوتے ہیں۔ زیارت مرکز بلکہ مستقل طور پر قیام مرکز کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کاش وہ تمام رونقیں جلد واپس لوٹ آئیں اور مراکز احمدیت میں نازل ہونے والی برکتوں سے بھرپور حصہ لے سکیں۔

چوتھا تکلیف دہ احساس جلسہ سالانہ کی یاد ہے۔ مکرم مرزا مجید احمد صاحب کا مضمون اور جلسہ ہائے سالانہ کے اعداد و شمار لاجواب ہیں۔ انسان پڑھ کر ایسے ماضی میں کھو جاتا ہے جہاں سے واپس آنے کو جی نہیں چاہتا۔

پانچواں تحفہ حضرت میاں مظفر احمد صاحب کا مضمون ہے۔ ایسے نادر تاریخی وجود کی بہت مختصر ابتدائی جھلک دیکھنے کو ملی۔ جن قارئین نے اصحاب احمد کی "ام طاہر" والی جلد پڑھی ہوئی ہے ان کے لئے یہ مضمون بہت قیمتی تحفہ ہے۔ میرا احساس ہے حضرت میاں صاحب بہت اختصار اور اخفاء سے کام لے گئے ہیں یا "موجودہ حالات" نے قلم روک لیا ہے یا الفضل کی ضخامت میں اضافہ نہ کرنے کی خواہش غالب آ گئی ہے۔ اس مضمون کو پڑھ کر تشنگی بڑھی۔

اشتہارات کی بھرمار کو بڑے سلیقہ سے پیش کیا گیا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ احمدیوں کے کاروبار میں اس قدر برکت [illegible] جا رہی ہے۔ احمدیت اور

باقی صفحہ ۶ پر

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

عبادات اور اجتماعیت

اللہ تعالیٰ نے جن خصوصی فضیلتوں سے اپنے آخری دین کو نواز ہے ان میں سے ایک فضل یہ بھی ہے کہ اس نے اہل ایمان کے لئے تمام زمین عبادت کے لئے کھول دی۔ پہلے ادیان میں عبادت کے لئے یہ لازمی شرط ہوتی تھی کہ خاص طور پر پاک کئے گئے مقامات پر ہی یہ ادا ہو سکتی تھی۔ ایسا مکان ہو ایسا نہ ہو ان سب قیود کو اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیا۔ ایک سیدھا سادھا بیت اس کے لئے کافی تھا اور اگر وہ بھی نہ ہو تو کسی جگہ پر بھی عبادت بجالائی جا سکتی ہے۔ یہود اور نصاریٰ کے لئے خاص مقام اور خاص قسم کی تیاری کی قید تھی۔ اب بھی عیسائیوں اور یہودیوں میں پادری اور رابیوں کے سوا کوئی دوسرا عبادت نہیں کروا سکتا۔ سکھوں میں گرنتھی کے سوا کوئی دوسرا شخص گرنتھ کا پاٹھ نہیں کروا سکتا۔ اسی طرح ہندوؤں میں پنڈتوں کے سوا کسی کو عبادت کی رسوم ادا کرنے کا حق نہیں اور یہی حال بدھوں کا ہے ورنہ ان کے اصولوں کے مطابق عبادت قبولیت کا درجہ نہیں پاتی۔ ہجرت مکہ کے بعد سب سے پہلا قدم جو اٹھایا گیا وہ عبادت کے لئے عمارت کی تعمیر تھی۔ نہ صرف ان مقامات پر اجتماعی عبادات بجالائی جاتی ہیں بلکہ لوگوں کے لئے ان کی دینی اور سماجی زندگی کا یہ ہی نقطۂ مرکزی Focal Point ہوتا ہے۔ عبادت گاہیں اپنے اندر ایک خاص ماحول اور جذب پیدا کر لیتی ہیں جو دوسری جگھوں پر نظر نہیں آتا۔ گو عبادت تو کھلے میدان میں بھی ادا ہو جاتی ہے مگر جو سکون اور جذب عبادت گاہوں میں عبادت کرنے سے ملتا ہے وہ کھلے میدان میں کہاں نصیب ہوتا ہے۔ اور جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کے رسول اور پھر امت کے اولیا اور بزرگوں نے عبادات کی ہیں وہ اپنی برکات کے لحاظ سے ایک خاص مقام حاصل کر لیتی ہیں۔ اور یہاں ادا کی ہوئی عبادت دوسری جگھوں پر ادا کی ہوئی عبادت سے ہزار گنا زیادہ ثواب کی مستحق ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان مقامات کو کیا ان بزرگوں کے مستعمل کپڑوں تک میں برکت ڈال دیتا ہے۔

اجتماعی عبادت کو انفرادی عبادت پر ستائیس گنا برتری حاصل ہے لیکن ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنے گھروں کو مقبرے مت بناؤ۔ سنتیں اور نوافل گھر پر ادا کرو۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے عبادت گاہوں میں عبادت کے لئے نہ جا سکو تو گھر پر عبادت بجالاؤ تاکہ تمہارے گھر اللہ تعالیٰ کے نام کی برکات اور اس کی عبادت کے فیوض سے خالی نہ رہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی اسی غرض سے گھر میں بیت الدعا تعمیر فرمایا جہاں حضور نوافل۔ دعا اور تلاوت فرماتے۔ ویسے تو عبادت۔ تلاوت اور دعا انسان گھر میں کسی پاک جگہ پر کر سکتا ہے لیکن اگر گھر میں ایک خاص کمرہ اس کے لئے مخصوص کر دیا جائے تو بہت ہی مناسب طریق ہے جو کہ خاص اسی مقصد کے لئے وقف ہو اور اسے کسی دوسرے مصرف میں نہ لایا جائے۔ اسے پاک صاف رکھا جائے۔ عود اور لوبان کی دھونی دی جاتی رہے۔ عود اور لوبان کا استعمال تقریباً تمام مذاہب کی عبادت گاہوں میں پایا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ خاص ماحول پیدا کرنے میں بھی مدد دیتا ہو۔ کوئی تو وجہ ضرور ہو گی۔ یہ بات تو ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ عبادت گاہوں میں لوبان وغیرہ جلاؤ اور جہاں تک ممکن ہے عبادت کے لئے جاؤ تو خوشبو لگا کر جاؤ۔ دنیاوی چیزوں میں جو آپ کو پسند تھیں ان میں ایک خوشبو بھی ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ جہاں عبادت کرنی مقصود ہو وہاں خوشبو کا استعمال نہ کیا جائے۔ عود اور لوبان میں اغلباً" یہ زائد خصوصیت بھی ہے کہ جہاں وہ ماحول کو معطر کرتے ہیں وہاں اسے جراثیم سے بھی پاک کرتے ہیں۔ کاش ہم اپنے مکانات کی تعمیر پر جہاں اتنا خرچ کرتے ہیں وہاں نقشہ بناتے وقت ایک مختصر سا کمرہ صرف اس مقصد کے لئے بھی نقشہ میں شامل کر لیا کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے گھروں کو ضرور برکت سے بھر دیتا ہو گا جہاں اس کی عبادت کے لئے ایک کمرہ خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اس کے نام پر مخصوص کر دیا گیا ہو۔

غانا میں جہاں مجھے کچھ عرصہ سلسلہ کی خدمت کا موقعہ ملا وہاں ہمارے بہت سے ہندو دوست تھے۔ جب بھی ان کے گھروں میں جانے کا اتفاق ہوا تو میں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنے گھر میں ضرور ایک چھوٹا سا کمرہ یا کوئی کونہ ہی اپنے طریق پر عبادت کے لئے مخصوص کیا ہوتا تھا جہاں جوتی پہن کر جانا منع ہوتا وہاں وہ اگربتیاں وغیرہ جلا کر رکھتے یا کوئی دیا ہر وقت جلتا رہتا۔ گھر کے افراد صبح اٹھتے تو اپنے اپنے وقت پر جا کر پرنام یا متھا ٹیکتے۔ میں نے کوئی گھر خواہ امیر کبیر تاجر کا ہو یا معمولی کام کرنے والے کا اس سے خالی نہ دیکھا۔ یہ نہیں کہ ان کے مندر نہ تھے جہاں وہ اجتماعی طور پر اپنے طریق اور مذہب کے مطابق عبادت نہ کرتے ہوں۔ معلوم نہیں ہم نے یہ طریق کیوں نہیں اپنایا حالانکہ ہماری تو روایت کا حصہ ہے۔ وہ لوگ تو بت پرست تھے پھر بھی انہیں اپنے مذہب سے اتنا لگاؤ ہے کہ کوئی گھر بھی عبادت کے لئے مخصوص جگہ سے خالی نہ ہوتا۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں اگر گھر میں ایک خاص کمرہ اس کے لئے مخصوص کر لیا جائے تو نہ صرف بچوں کے لئے ایک مستقل توجہ دلانے کا موجب ہو گا بلکہ عبادت کا صحیح لطف اٹھانے میں مددگار ثابت ہو گا جہاں آدمی شور وغیرہ سے کٹ کر سکون اور دلجمعی سے عبادت کر سکتا ہے اردگرد کا شور اور ہنگامے بہرحال انسان کی توجہ کو ایک جہت میں سمٹنے میں حارج ہوتے ہیں اور عبادت کی روح ایک ہی سمت میں مرکوز ہونا چاہتی ہے۔ تبھی بعض بزرگ جنگلوں میں جا کر عبادات بجا لاتے تھے کیونکہ وہاں انہیں وہ توجہ حاصل ہو جاتی تھی جو حقیقی عبادت کی جان ہے۔ آپ نے سنا ہو گا کہ جب کسی بزرگ نے خاص طور پر دعا کرنی ہوتی تو وہ کمرے میں بند ہو کر دعا میں مصروف ہو جاتے یا پھر غیر آباد جگھوں کا رخ کرتے۔

دوسری ذوقی بات جس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بالعموم ہمارے ہاں گھر کے افراد کا اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے کا رواج نہیں ہے۔ پرانے وقتوں میں بالعموم یہ ہوتا کہ بیوی جب کھانا پکا چکتی اور روٹیاں پکانے کا وقت آتا تو سب سے پہلے گھر کے سربراہ کو چولہے کے سامنے ہی بٹھا کر گرم گرم روٹیاں اتار کر دیتی۔ جب وہ کھانا کھا چکتا تو پھر بچوں کی باری آتی اور بیچاری بیوی سب سے آخر پر کھاتی۔ جہاں تک گھر کے سربراہ کو مقدم رکھنے والی بات ہے وہ تو بڑا اچھا عمل ہے مگر جو برکت مل بیٹھ کر کھانے میں ہے وہ بات ہی اور ہے۔ اب زمانہ بدل گیا ہے۔ سارے خاندان کو اکٹھے مل بیٹھ کر کھانے میں بڑی برکات اور فوائد ہیں۔ اگر دوپہر کے کھانے پر یہ عمل ممکن نہ ہو تو رات کا کھانا ضرور اکٹھے کھانا چاہئے۔ یورپ کے مذہبی گھرانوں میں تو دستور ہے کہ گھر کے سربراہ کی نشست کھانے کی میز کے سر پر (HEAD) ہوتی ہے اور جب سب افراد دسترخوان کے اردگرد بیٹھ جائیں تو وہ عیسائیوں میں کھانے کے موقعہ پر جو مخصوص دعا ہے جسے GRACE کہتے ہیں بلند آواز سے (بلند سے اتنی ہی اونچی آواز مراد ہے جو دسترخوان پر بیٹھے ہوئے آسانی سے سن لیں) پڑھتا ہے اور باقی سب آمین کہتے ہیں اور پھر کھانا شروع ہوتا ہے۔ اچھی بات یا عمل جہاں بھی ہو وہ مومن کی کھوئی ہوئی میراث ہے اسے اپنانے میں کوئی حرج نہیں۔ ہم ہر کام شروع کرنے سے پہلے (اللہ کے نام سے) کہتے ہیں۔ یہ (اللہ کا نام سے) کھانا شروع کرنے پر اجتماعی طور پر کیوں نہیں کہا جا سکتا؟ گھر کا سربراہ کھانا شروع کرنے سے پہلے بلند آواز سے (اللہ کے نام سے) کہے اور باقی تمام افراد خانہ (اللہ کے نام سے) پڑھ کر کھانا شروع کر دیں۔ اسے محض ایک انفرادی عمل ہی کے طور پر نہ چھوڑ دیا جائے بلکہ کھانے کے موقعہ پر اسے اجتماعی عمل بنا لیا جائے۔ بعض دفعہ انسان بھول بھی جاتا ہے۔ بچوں کے سامنے جب یہ عمل باقاعدگی سے کیا جائے گا تو پھر یہ ان کی فطرت کا حصہ بن جائے گا۔ لوگ اسے کھانا شروع کرنے سے پہلے پڑھتے بھی ہیں یا نہیں اس کے متعلق حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اگر وہ پڑھتے بھی ہیں تو مخفی طور پر۔ بچوں کے سامنے جو عمل ظاہری طور پر کیا جائے اس کی وہ نقل کرتے ہیں جو عمل آپ نے زیر لب کر بھی لیا تو ان کو کیا پتہ چلتا ہے کہ کیا بھی ہے یا نہیں۔ مہذب طریق یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ جب تک گھر کا سربراہ کھانا ختم نہ کر لے کوئی گھر کا فرد دسترخوان سے اٹھ کر نہ جائے بلکہ جب تک کوئی بھی فرد کھانا کھا رہا ہو دسترخوان سے اٹھنا نہیں چاہئے۔ اگر کسی کو اشد ضرورت پڑے تو دوسروں سے معذرت کر کے اٹھے۔ ان باتوں سے گھر کے اتحاد کو تقویت ملتی ہے اور اجتماعیت کا عمل مضبوط ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق روایت ہے کہ آپ کی خوراک بہت کم تھی اور احباب ابھی کھانا کھا رہے ہوتے کہ حضور سیر ہو چکے ہوتے مگر پھر بھی آپ دسترخوان سے نہ اٹھتے تھے حتیٰ کہ سب دوستوں نے کھانے سے ہاتھ کھینچ نہ لیا ہوتا۔ اجتماعیت کی رحس گھر کے ماحول سے ہی شروع ہوتی ہے۔ جو لوگ اسے اہمیت نہیں دیتے۔ تو ان کے خاندان میں اتحاد پیدا نہیں ہوتا نہ ہی گھر کے سربراہ کو جو عزت اور احترام ملنا چاہئے وہ پیدا

باقی صفحہ ۵ پر

مختصر سوانحی خاکہ

حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

۱۸۹۳ء - ۶- فروری سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔

۱۸۹۷ء سے چھ سال تک میونسپل بورڈ سکول میں تعلیم حاصل کی۔ ساتویں سال امریکن مشن ہائی سکول میں داخل ہوئے۔

۱۹۰۷ء - امریکن مشن سکول سے فرسٹ ڈویژن میں میٹرک پاس کیا اور گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔

۱۶- ستمبر دستی بیعت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بعد نماز ظہر بیت مبارک قادیان۔

۱۹۰۸ء - ۲۶- مئی حضرت بانی سلسلہ کے جسد خاکی کے ساتھ لاہور سے قادیان تک سفر کیا۔

۲۷- مئی بیعت حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب قدرت ثانیہ کے مظہر اول۔

۱۹۰۹ء - گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف۔ اے پاس کیا۔

۱۹۱۱ء - بی اے کے امتحان میں اول درجے میں کامیابی حاصل کی اور مزید تعلیم کے لئے انگلستان روانگی۔

لندن میں ورود ۱۶- ستمبر ۱۹۱۱ء

۱۹۱۴ء - ایل ایل بی کا امتحان یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی کی بیعت بذریعہ خط (مارچ)۔ یکم نومبر انگلستان سے واپس بمبئی تشریف لائے۔

۱۹۱۵ء - جنوری سے اگست تک سیالکوٹ میں پریکٹس۔

۱۹۱۶ء - ۲۳- اگست انڈین کیسز کے اسسٹنٹ ایڈیٹر کے طور پر تقرر۔

۱۹۱۷ء سے ۱۹۳۵ء تک چیف کورٹ میں پریکٹس۔

۱۹۱۸ء - اپریل میں جماعت احمدیہ لاہور کی امارت آپ کے سپرد ہوئی۔

۱۹۱۹ء - لاء کالج لاہور میں بطور لیکچرار تقرر۔

۱۹۲۴ء - حضرت فضل عمر کے ہمراہ سفر یورپ (۱۲- جولائی)

۱۹۲۵ء - کشمیر کا پہلا سفر۔

۱۹۲۶ء - ۲- ستمبر والد صاحب کی وفات۔ ستمبر پنجاب کونسل کے انتخاب میں کامیابی۔

۱۹۲۷ء - برطانوی ارکان پارلیمنٹ کے سامنے مسلمانوں کا نقطہ نگاہ پیش کرنے کی غرض سے سفر انگلستان۔

۱۹۳۰ء - پنجاب کونسل کے لئے بلا مقابلہ انتخاب۔ نومبر ۱۹۳۰ء تا جنوری ۱۹۳۱ء پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت۔

۱۹۳۱ء - ستمبر تا دسمبر دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت۔ ۲۶- ۲۷- دسمبر مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس دہلی کی صدارت۔

۱۹۳۲ء - وسط جون تا اکتوبر وائسرائے کی کونسل میں عارضی تقرر۔ ۱۷- نومبر تا دسمبر تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت۔

۱۹۳۳ء - ۷- ستمبر کامن ویلتھ کانفرنس میں ہندوستانی وفد کی قیادت۔

۱۹۳۵ء - مئی وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر تجارت اور ریلوے۔

۱۹۳۸ء - ۱۶- مئی والدہ صاحبہ کی وفات۔

۱۹۳۹ء - دوسری عالمی جنگ میں محکمہ سپلائی کا چارج۔ اکتوبر میں ڈومینین کانفرنس لندن میں شرکت۔

۱۹۴۰ء - فروری وائسرائے کی کونسل میں دوبارہ تقرر۔

۱۹۴۱ء - ستمبر تا ۱۰- جون ۱۹۴۷ء فیڈرل کورٹ آف انڈیا میں بطور جج۔

۱۹۴۲ء - جون تا اکتوبر چین میں بطور ایجنٹ جنرل تقرر۔

Pacific Relation Conference میں بطور نمائندہ ہندوستان شرکت۔

۱۹۴۷ء - جون تا ۲۲- دسمبر آئینی مشیر نواب آف بہاولپور۔ ۲۲- ستمبر تا ۸- دسمبر اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کی قیادت۔

۲۵- دسمبر ۱۹۴۷ء سے ۳۰- جون ۱۹۵۴ء تک قائداعظم کی خواہش پر پاکستان کے وزیر خارجہ۔

۱۹۵۴ء - ۲۰- جنوری ریل کے خطرناک حادثہ سے محفوظ رہنا۔ مئی سندھ طاس منصوبہ کے سلسلہ میں عالمی بینک سے کامیاب مذاکرات۔ ۳۰- جون وزارت خارجہ سے استعفیٰ۔ ۷- اکتوبر سے ۵- فروری ۱۹۶۱ء تک بین الاقوامی عدالت کی رکنیت۔

۱۹۵۵ء حضرت مصلح موعود کے ساتھ سفر یورپ

۱۹۵۸ء بطور نائب صدر بین الاقوامی عدالت

مارچ عمرہ کی سعادت۔ شاہی مہمان

۱۹۶۱ء - ۱۲- اگست تا ۵- فروری ۱۹۶۴ء اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی۔

۱۹۶۲ء - ستمبر اقوام متحدہ کے سترھویں اجلاس کی صدارت۔ مراکش کا اعلیٰ ترین اعزاز۔

۱۹۶۳ء - جون اقوام متحدہ کی اسمبلی کے خاص اجلاس کی صدارت۔

۱۹۶۴ء - ۶- فروری تا ۵- فروری ۱۹۷۳ء عالمی عدالت کی رکنیت کے لئے دوبارہ انتخاب۔

۱۹۷۰ء - ۱۸- فروری تا ۵- فروری ۱۹۷۳ء عالمی عدالت کی صدارت۔

۱۹۷۳ء - ۶ فروری تا ۱۹۸۳ء لندن میں قیام اور خدمت دین۔

۱۹۸۵ء - وفات یکم ستمبر ساڑھے بانوے سال کی عمر میں۔

ڈاکٹر عبدالقادر بھٹی

توکل علی اللہ

خاکسار ۴۲- ۴۳- ۱۹۴۴ء میں تقریباً ۲ سال کا عرصہ سکندر آباد۔ دکن میں ملازمت کے دوران قیام پذیر رہا۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بھی اس زمانہ میں وہاں ہی قیام فرماتے۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی کوٹھی میں ایک کمرہ نمازوں کے لئے مخصوص تھا۔ اس کوٹھی پر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کئی بار تشریف لایا کرتے تھے۔ خطبہ جمعہ بھی دیتے۔ درس و تدریس کا کام بھی ہوتا تھا۔ اور کئی بار خاکسار کو حضرت عرفانی صاحب کی جائے قیام پر جا کر بھی ان کی مجلس میں شامل ہونے کا موقعہ ملتا رہا۔

مکرم ملک بشیر علی صاحب کنجاہی کی جس تحریر کا الفضل کے مضمون میں ذکر ہے۔ اس کے متعلق مکرم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے خاکسار کی موجودگی میں جس طرح ذکر فرمایا۔ وہ قریباً مندرجہ ذیل الفاظ میں تھا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود کا پیغام حضرت مولوی نورالدین صاحب کو ملا۔ حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں تشریف فرما تھے۔ فوراً ہی گورداسپور کے لئے جانے کا ارشاد فرمایا۔ خاکسار نے ایک معمولی سا بستر باندھ لیا۔ اور ہم دونوں ایک یکہ پر بیٹھ کر بٹالہ کی طرف روانہ ہوئے۔ بٹالہ پہنچنے پر کافی رات ہو گئی تھی۔ ہم دونوں ویٹنگ روم میں بیٹھ گئے۔ اور میں سوچ رہا تھا۔ کہ حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ میرا خدا مجھے بھوکا نہیں رہنے دیتا۔ دیکھتے ہیں۔ کہ آج خداتعالیٰ ہماری کس طرح مدد کرتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ یعقوب علی بستر کھولو۔ میں نے جب بستر کھولا۔ تو اس میں پراٹھے اور حلوہ نکلا۔ پراٹھے اور حلوہ گرم گرم تھا۔ یہ پراٹھے اور حلوہ کہاں سے آگیا۔ تو حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ یعقوب علی۔ نورالدین کے خدا کو آزمایا نہ کرو۔ اور کھاؤ۔

اس کے علاوہ ایک اور واقعہ جو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے سنایا۔ وہ اس طرح ہے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب جب راجہ جموں کے ہاں ملازم تھے۔ اس زمانہ میں ریاست کا دارالخلافہ سردیوں میں جموں ہوا کرتا تھا۔ اور سردی کا موسم ختم ہونے پر فوج اور دوسرے ملازمین سری نگر پیدل ہی جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ فوج اور دوسرے ملازمین جب جموں سے سری نگر جا رہے تھے۔ تو حضرت مولوی صاحب کو اس قافلہ کا امیر مقرر کیا گیا۔ کہ راستہ میں جنگل میں رات آگئی۔ اور ہمارے پاس راشن نہ تھا۔ شاید راشن کے ذمہ دار آگے جا چکے تھے۔ لوگوں نے کھانے کا مطالبہ کیا۔ مجھے اپنے خدا پر کامل یقین تھا۔ کہ وہ کوئی بندوبست کر دے گا۔ فوجی جوان اور دوسرے ملازمین بار بار اظہار کر رہے تھے۔ کہ کھانے کا اب کیا انتظام ہو گا۔ میں انہیں صبر کرنے کے لئے کہتا رہا۔ کہ دور سے کچھ روشنی دکھائی دی۔ جو آہستہ آہستہ ہماری طرف بڑھ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد کیا دیکھتے ہیں۔ کہ کچھ مہنت قسم کے لوگ سروں پر سینیاں (یہ ایک برتن ہوا کرتا تھا۔ جس کو آج کل بڑی TRAY کہہ سکتے ہیں) اٹھائے۔ لالٹین کی روشنی میں ہمارے کیمپ میں آگئے۔ اور انہوں نے بتایا۔ کہ یہ کھانا آپ کے قافلہ کے لئے ہے تو سارے قافلہ نے بڑے سکون کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور میں اپنے خدا کی حمد کرتا رہا۔

بقیہ صفحہ ۴

ہوتا ہے اور بالآخر قومی یکجہتی پر یہ انتشار اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اگر معاشرہ میں خاندان ہی بٹا ہوا ہو اور اکٹھے مل کر کھانا تک نہ کھاتا ہو اس میں جماعت بندی کی اہمیت کیسے پیدا ہو گی۔ مذہب نے تو عبادات میں بھی اجتماعیت کو بڑی اہمیت دی ہے۔ پس ہر وہ عمل جس سے اس جذبہ کو تقویت ملے وہ مبارک ہے۔

چوہدری عبدالرشید

میجر منظور احمد صاحب ساہیوال

مکرمی میجر منظور احمد (ریٹائرڈ) مرحوم، میرے خالو جان مکرمی جان محمد صاحب تھانیدار مرحوم کے بیٹے اور میری بیوی راشدہ رشید کے چچا جان تھے۔ مرحوم ۲۶۔ نومبر کو ساہیوال ہسپتال میں دل کی تکلیف کے باعث داخل ہوئے اور ۳۰۔ نومبر کی صبح کو ساہیوال کے ہسپتال میں دل کا زبردست حملہ ہوا جس کے باعث اس جہان فانی کو ہمیشہ ہمیش کے لئے چھوڑ گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔ ان کو تقریباً دس سال پہلے دل کی تکلیف ہوئی تھی لیکن ان کی صحت ٹھیک ہی رہتی تھی کوئی خطرے والی بات نہ تھی۔ اکتوبر کے آخر میں آپ نے پراسٹیٹ گلینڈز کا لاہور میں آپریشن کروایا تھا چونکہ ان کو پیشاب کی بندش کی کسی حد تک تکلیف تھی۔ جنوری ۱۹۹۳ء کے آخر میں مرحوم کے بڑے بھائی چوہدری نور محمد خان صاحب سٹیشن ماسٹر ساہیوال جن کی عمر ۷۴ سال تھی نے وفات پائی تھی۔ مکرمی میجر صاحب کو اپنے بھائی جان کی وفات کا بڑا صدمہ تھا اپنے پیارے بھائی کی وفات کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ "اب میں اکیلا رہ گیا ہوں" بھلا کس کو علم تھا کہ محض دس ماہ کے عرصہ کے بعد یہ اپنے بڑے بھائی کو جا ملیں گے۔

"اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے"

مکرمی میجر منظور احمد صاحب مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے بلند پایہ کے شاعر تھے تخلص (ریٹائرڈ میجر) رکھا ہوا تھا۔ کبھی کبھی مجلس شعرا کرام میں ربوہ جاکر نظمیں بھی پڑھا کرتے تھے اور بھی کئی شہروں میں ان کو نظمیں پڑھنے کا موقعہ ملا۔ الفضل اور رسالہ لاہور میں ان کی نظمیں شائع ہوتی رہتی تھیں۔

مرحوم بڑے نیک۔ مخلص۔ راست باز۔ اور متقی انسان تھے جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کو عشق تھا سچے خادم دین تھے عالم باعمل تھے۔ حضور خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ ان کو عشق تھا۔ حضور کے ساتھ مستقل رابطہ تھا۔ حضور کو بڑے پیار سے خطوط لکھتے تھے جب کوئی نئی نظم لکھتے پہلے حضور کی خدمت میں میری معرفت ارسال کرتے تھے۔

۱۹۷۱ء کی مشرقی پاکستان کی لڑائی کے بعد ان کو قیدی بنا کر ڈھاکہ / چٹاگانگ رکھا گیا وہاں بھی قیدیوں کو پر عزم اور پر جوش نظمیں سنا سنا کر خوش رکھتے تھے اس طرح ان کو دعوت الی اللہ کا بڑا موقعہ ملا۔ ان کو جلدی رہا کر دیا گیا پھر آپ ساہیوال اپنے آبائی شہر تشریف لائے اور ایک کوٹھی خریدی جس کا نام انہوں نے اپنی لاڈلی بیٹی عزیزہ زجاجہ کے نام پر الزجاجہ رکھا۔ جب ان کی بیٹی پیدا ہوئی تو انہوں نے ہمارے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت ملتان کو خط لکھا کہ بیٹی پیدا ہوئی ہے اس کا نام آپ قرآن مجید کی سورہ نور میں آیت نمبر ۳۴ میں پڑھ لیں اس طرح کے پُر ذوق خطوط لکھا کرتے تھے

میرے دل میں مرحوم کی بڑی عزت اور قدر تھی میں نے ان کو بڑے بھائی کا مقام دیا جب بھی ساہیوال جاتا ان کے پاس بیٹھا رہتا۔ ساہیوال میں کار میں لے جاکر اپنی زمین دکھاتے اور اللہ کی حمد و ثنا کرتے تھے۔ زندگی بڑی سادہ گزاری تھی قرآن مجید سے بڑا عشق تھا کئی سورتیں حفظ تھیں مجھے اکثر پوچھتے تھے کہ "آج کل کس سورہ پر غور کر رہے ہو"۔ مرحوم کا میرے بڑے بھائی جان ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کے ساتھ بڑا بے تکلف تعلق تھا کبھی اپنے خط میں محض ایک ہی شعر لکھ دیتے تھے۔ جس سے ان کے خط کا مدعا حل ہو جاتا تھا۔

مرحوم کی اولاد تین لڑکے اور ایک لڑکی زجاجہ جو وفات پا چکی ہیں۔ لڑکوں کے نام عزیزم زاہد احمد۔ عزیزم طارق احمد اور عزیزم ماجد احمد ہیں۔ بڑے دو لڑکے ابو ظہبی میں ہیں جبکہ چھوٹا لڑکا ساہیوال میں ان کے پاس تھا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کی بیوی اور بچوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ مرحوم کی تدفین آبائی شہر ساہیوال میں اپنے بھائی کے ساتھ ہوئی تھی۔

بقیہ صفحہ ۳

احمدیوں کی ترقی کے وعدے ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ کر خدا کی حمد کے گیت گاتے ہیں۔ زمانہ بھر کی مخالفتیں احمدیوں پر رزق کے دروازے بند نہ کر سکیں۔ اگر آخری صفحہ پر اشتہار کی بجائے۔ عزیزم سلیمان طاہر جیسے باکمال ہاتھ کی کھینچی ہوئی تصویر ہوتی تو الفضل کا ظاہری حسن پہلی نظر میں ہی بام عروج پر پہنچ جاتا۔

منظوم حصہ پر رائے زنی کرنے کے لئے بہت اعلیٰ لطیف ذوق چاہئے جس سے خاکسار محروم ہے۔

الفضل کا سالانہ نمبر نہایت عمدہ طور پر پیش کرنے پر بہت بہت مبارک ہو آپ کی ساری ٹیم نے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ آپ کے لئے دعا کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہشت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۷۷ میں

MUSLIWATY ILYAS WIFE OF MLV. ABDUL BASIT

پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی ساکن ملائشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

GOLD ORNAMENTS 28.57 GRAMMS VALUING RM$955

اس وقت مجھے مبلغ RM$۵۰۰۰ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

MUSLIWATY ILYAS WIFE OF MLV ABDUL BASIT 11 A. JLN NAKHODA KANANBATU CAVES, 68100 SELANGOK

ملائیشیا گواہ شد نمبر ۱

ABDUL BASIT S/o MLV ABDUL WAHID SUMATRI MALAYSIA

گواہ شد نمبر ۲

MULYADI S/O NAWIR MALAYSIA

مسل نمبر ۲۹۳۷۸ میں

MINAH AMATUSSALAM AHMAD WIFE OF MOHAMMAD YATM HJ IDRIS

پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی ساکن ملائشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

1-ORNAMENTS MIXED GOLD 240.18 GRAMMS VALUING RM$1744-00
(2) ONE PIECE OF LAND 50x60 FEET VALUING RM$90000-00

اس وقت مجھے مبلغ RM$۱۰۸۰ ماہوار بصورت پارٹ ٹائم کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

MINAH AMATUSSALAM AHMAD WIFE OF MOHAMMAD YATIM HJ. IDRIS 224 JLN DATOK KERAMAT, 54000 KUALA LUMPUR MALAYSIA

ملائیشیا گواہ شد نمبر ۱

Abdul BASIT S/o MLV ABDUL WAHID SUMATRI MALAYSIA

گواہ شد نمبر ۲

MULYADI S/O NAWIR MALAYSIA

مسل نمبر ۲۹۳۷۹ میں

ABDUL RAHAMANI KHAMISI SON OF KHAMISI CHALE

پیشہ کاروبار عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۸۳ء ساکن تنزانیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۱۱-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۲۰۰۰ تنزانی شلنگ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

ABDUL RAHAMANI SON OF KHAMISI CHALE 50 NGEA BOX 94 TANZANIA

گواہ شد نمبر ۱

WASEEM A. CHEEMA SON OF CH. GULAM NABI CHEEMA TANZANIA

گواہ شد نمبر ۲

SULTANI M. UNEANDO TANZANIA

مسل نمبر ۲۹۳۸۰ میں طیبہ بی بی زوجہ محمد

باقی صفحہ ۷ پر

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالغفور صاحب آف پاراچنار حال راولپنڈی کے نواسے کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے نومولود وقف نو میں شامل ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے ازراہ شفقت بچی کا نام "انیلہ شکور" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد امین خان صاحب آف سپین کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم امین احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۴-۲-۲ کو بیٹا عطا فرمایا ہے اس کا نام حضرت صاحب نے "حارث احمد" عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم صوبیدار میجر عبدالمجید صاحب کا پوتا اور مکرم عبدالماجد صاحب ظفر آف سویڈن کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم احسان الرحیم صاحب مقیم جرمنی کو ۳۰- دسمبر ۹۳ء کو بیٹی سے نوازا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ نے نومولودہ کا نام "حمدیٔ احسان" عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی حضرت مولانا شیر علی صاحب کی پڑپوتی اور چوہدری شمس الدین صاحب سیال ناظم انصار اللہ ضلع وہاڑی کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمۂ دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب مرحوم (رفیق) کے صاحبزادے اور مشہور شاعر مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب فاضل دہلوی جو مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی سابق آفیسر حفاظت خاص اور مکرم عبدالقادر صاحب درویش قادیان کے بھائی تھے بعمر ۸۰ سال ۲۹- جنوری ۹۴ء کو کراچی میں وفات پا گئے ہیں اور کراچی ہی میں تدفین ہوئی۔

○ مکرم چوہدری محمد دین صاحب ساکن 329/E.B بوریوالہ بقضائے الٰہی ۸۴ سال کی عمر میں ۱۸- جنوری کو وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ ۲۰- جنوری کو صبح ساڑھے گیارہ بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی سابق مربی بلاد عربیہ نے پڑھایا بوجہ موصی ہونے کے تدفین مقبرہ بہشتی میں عمل میں آئی بعد تدفین مولانا چغتائی صاحب نے ہی دعا کروائی۔

○ مکرم چوہدری محمد حسین سرا صاحب ابن مکرم چوہدری غلام نبی صاحب بعمر ۵۸ سال ساکن چک 6-11/L ہڑپہ ضلع ساہیوال مورخہ ۲۹- جنوری ۹۴ء بروز ہفتہ وفات پا گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم میاں محمد یوسف صاحب)

محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں یوسف صاحب۔ مکان ۴/۱۴ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان نمبر ۴/۱۴ دارالرحمت غربی ربوہ میرے دو بیٹوں بشیر احمد چوہدری اور سعید احمد سہیل کے نام بحصہ شرعی منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم بشیر احمد چوہدری صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم سعید احمد سہیل صاحب (بیٹا)
۴۔ محترمہ ثریا نزہت صاحبہ (بیٹی)
۵۔ محترمہ مبشرہ شاہد صاحبہ (بیٹی)
۶۔ بشریٰ طاہرہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

قرارداد تعزیت

○ ممبران جماعت احمدیہ واہ کینٹ محترم میاں عبدالحی صاحب سابق مربی انڈونیشا کی وفات پر نہایت درجہ رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے جو قرارداد تعزیت پاس کی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

محترم میاں صاحب مرحوم ۱۹۷۷ء سے اوائل ۱۹۸۰ء تک واہ کینٹ میں بطور مربی سلسلہ مقیم رہے۔ اس عرصہ میں نہایت درجہ اخلاص، محنت اور جانفشانی سے جماعت کے تربیتی امور میں سرگرم عمل رہے۔ آپ نہایت شفیق انسان تھے اور عالم باعمل تھے۔ جماعت کے تربیتی امور میں ذوق و شوق اور تندہی کا یہ عالم تھا کہ دن رات ایک کئے رہتے۔ مقامی بیت الحمد اور کوارٹر مربی سلسلہ کی تعمیر میں آپ کو بہت دلچسپی تھی۔ اس کے لئے مالی معاونت کی نہ صرف آپ نے پر زور تحریک فرمائی بلکہ اپنی اہلیہ محترمہ کی جانب سے طلائی کنگن کا گرانبہا اور گرانقدر عطیہ بھی پیش کیا۔ جو جماعت احمدیہ واہ کینٹ کی تاریخ کا ایک بابرکت اور قابل فخر حصہ ہے۔

جماعت احمدیہ واہ کینٹ نہ صرف مرحوم کے بیوی بچوں اور دیگر اعزہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

بقیہ صفحہ ٦

اشرف قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیورات وزن سات تولے مالیتی تقریباً ۲۱۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر ۱۵۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طیبہ بی بی زوجہ محمد اشرف ۵۰۴ ایف گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر ۱ خالد محمد ابن محمد لئیق وصیت نمبر ۲۶۶۰۴ گواہ شد نمبر ۲ محمد محسن چوہان ولد محمد اشرف چوہان پسر موصیہ لاہور

مسل نمبر ۲۹۳۸۱ میں محمد محسن ولد چوہدری محمد اشرف صاحب قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ رہائشی مکان ۵۰۴ ایف گلشن راوی لاہور کا ۱/۴ حصہ مالیتی دو لاکھ پچاس ہزار روپے ۲۵۰۰۰۰ روپے ۲۔ نقد برائے خرید گاڑی ۱۲۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد محسن ولد چوہدری محمد اشرف چوہان صاحب ۵۰۴ ایف گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر ۱ خالد محمود ابن مکرم محمد لئیق (جامعہ احمدیہ) وصیت نمبر ۲۶۶۰۴ گواہ شد نمبر ۲ سعید فاروق چوہان ابن چوہدری محمد اشرف چوہان صاحب لاہور

مسل نمبر ۲۹۳۸۲ میں ثمینہ یاسمین بنت چوہدری محمد اشرف صاحب قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی پونے دو تولے مالیتی ۵۲۵۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثمینہ یاسمین بنت چوہدری محمد اشرف صاحب ۵۰۴ ایف گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر ۱ خالد محمود (جامعہ احمدیہ) ابن مکرم لئیق صاحب وصیت نمبر ۲۶۶۰۴ ربوہ گواہ شد نمبر ۲ محمد محسن چوہان ولد چوہدری محمد اشرف چوہان (برادر موصیہ) لاہور

مسل نمبر ۲۹۳۸۳ میں زرینہ اختر زوجہ محمد محسن قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیورات وزن ۱۲ تولہ مالیتی ۳۶۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زرینہ اختر زوجہ محمد محسن چوہان ۵۰۴ ایف گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر ۱ خالد محمود ابن محمد لئیق صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ وصیت نمبر ۲۶۶۰۴ گواہ شد نمبر ۲ محمد محسن چوہان (خاوند موصیہ) ولد چوہدری محمد اشرف چوہان لاہور

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 649

خبریں

ربوہ : 8۔فروری۔ کل کی بارش سے سردی بڑھ گئی ہے۔ آج دھوپ نکلی ہے درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے مطالبہ کیا ہے کہ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے اور صوبہ سرحد میں بحرانی صورت حال وفاقی حکومت کی جانب سے ہارس ٹریڈنگ اور ارکان سرحد اسمبلی کو غیر قانونی تحویل میں رکھنے اور آئین کے آرٹیکل ۱۴۸ کی خلاف ورزی سے پیدا شدہ سنگین سیاسی اور آئینی بحران کے بارے میں بحث کرے اور منتخب نمائندے ملک کو موجودہ بحران سے نکال سکیں۔ یہ فیصلے پاکستان مسلم (ن) کی پارلیمانی پارٹی نے کئے۔ اس میں صوبہ سرحد کی حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کو ناکام کرنے کے لئے حکمت عملی وضع کی گئی۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت کی کشمیر پالیسی کشمیری عوام کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان سے ملاقات کے دوران کمیٹی کی کارکردگی کو سراہا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ جس طرح پوری قوم نے اختلافات بھلا کر ہڑتال کو کامیاب کیا ہے اسی طرح ہماری خواہش ہے کہ نواز شریف خصوصی ایلچی کے طور پر کشمیریوں کے مظالم سے دنیا کو آگاہ کریں۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا کے امور مسز رابن رافیل نے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان کی قیادت اپوزیشن کا تعاون حاصل کرلے گی۔ انہوں نے گذشتہ اکتوبر کے انتخابات کو انتہائی آزادانہ اور منصفانہ قرار دیا۔

○ پاکستان کا پہلا ری بلڈ ایف ۷ لڑاکا طیارہ پاک فضائیہ میں شامل کیا جارہا ہے۔ ایف ۷ پی چینی ساخت کا طیارہ ہے اور اسے پی اے ایف کے بیڑے میں ایک جدید ترین لڑاکا طیارے کے طور پر شامل کیا جارہا ہے۔

○ ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ اسلحہ ہمیں خود بنانا چاہئے۔ کمزوری دشمن کو حملے کی دعوت دیتی ہے۔ انہوں نے ٹینک ٹیکنالوجی پر ایک ایک بین الاقوامی سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ٹینک اسلحہ اور ہتھیار بنانے کے لئے ہمیں مقامی خام مال استعمال کرنا چاہئے۔

○ پیپلز پارٹی نے سینٹ کے متوقع امیدواروں سے درخواستیں طلب کرلی ہیں۔ ۲۰۔ مارچ کو سینٹ کی ۸۷ میں سے ۴۱ نشستیں خالی ہو جائیں گی۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ میں سیاست سے ریٹائر ہو گیا تھا لیکن بے نظیر نے طبل جنگ بجا دیا ہے اس لئے میں دوبارہ سیاست میں آگیا ہوں انہوں نے وزیر اعظم کو متنبہ کیا کہ وہ اپنے والد کا انجام یاد رکھیں۔ وہ مشرقی پاکستان جیسے حالات پیدا کر رہی ہیں۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ کشمیری "تھرڈ آپشن" (خود مختار کشمیر) کے نظریے کو مسترد کر کے پاکستان سے الحاق چاہتے ہیں۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ پاکستان میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے والوں کے لئے سزا کا قانون بنایا جائے گا۔ ملک میں ۱۰ لاکھ غیر ملکی غیر قانونی طور پر مقیم ہیں۔ افغان پناہ گزینوں کو جائیداد خریدنے کی اجازت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں ضرورت ہوئی تو فوج ۳۰۔ جون تک رہے گی۔

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ بے روزگاروں کو الاؤنس دیا جائے گا۔ پی ایچ ڈی کو ۲۵۰۰، ایم فل ۲۰۰۰، اور ایم ایس سی فرسٹ کلاس کو ۱۵۰۰ ملیں گے۔ اس پروگرام پر عمل درآمد یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے ذریعے ہو گا۔ ایک کروڑ ۹ لاکھ روپے کے بجٹ کی منظوری دی گئی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) نے سرحد اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر شاہ محمد خٹک کو اپنی پارٹی سے خارج کر دیا ہے۔ مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل نے دعویٰ کیا ہے کہ اس فیصلے سے وہ صوبائی اسمبلی کی رکنیت سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن میرے اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کے خلاف ایک بار نہیں دس بار عدم اعتماد کی تحریک لائے وہ ناکام رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ سرحد کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا فیصلہ پختونوں نے کرنا ہے یہ فیصلہ ماڈل ٹاؤن میں نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ تحریک عدم اعتماد ایک آئینی حق ہے جسے ختم نہیں کیا جاسکتا۔

○ سندھ میں سابق حکومت کی طرف سے الاٹ شدہ زمین کو استعمال میں لانے سے روک دیا گیا ہے۔ زمین کی الاٹمنٹ کی بے قاعدگیوں کی تحقیقات کے لئے سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں کمیشن قائم کر دیا گیا ہے۔

○ وفاقی حکومت نے سپریم کورٹ کو یقین دلایا ہے کہ آئندہ کسی کو سرعام سزا نہیں دی جائے گی۔ عدالت عظمیٰ نے سرعام سزاؤں کو انسانی وقار کے منافی قرار دیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ اگلے چند روز میں پنجاب اسمبلی کے ۲۰۔ اراکین پنجاب حکومت کی حمایت کا اعلان کر دیں گے۔ فیصل صالح حیات نے اس سلسلے میں نواز لیگ کے اراکین اسمبلی سے ملاقاتیں شروع کر دی ہیں۔

○ کراچی میں کھی گلی میں گذشتہ روز تین ڈاکوؤں نے ایک بینک سے ۵۰ لاکھ روپے کی رقم لوٹ لی۔

○ لاہور ائرپورٹ کی نئی عمارت کا منصوبہ ترک کر دیا گیا ہے۔ موجودہ عمارت میں توسیع کر کے ایک انٹرنیشنل لاؤنج اور بریفنگ ہال تعمیر کئے جائیں گے۔

○ رکن قومی اسمبلی مسٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ میرے دورۂ بغداد کا مطلب پاکستان کی پالیسی میں تبدیلی نہیں ہے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ آصف زرداری ۹۔ فروری کو دواؤں سے بھرا ہوا جہاز لے کر عراق جائیں گے۔ وہ بغداد میں تین پاکستانیوں کو رہا کرانے کی بھی کوشش کریں گے۔

○ بے نظیر بھٹو اور ترک وزیر اعظم کے مطالبے پر اقوام متحدہ کی تحقیقاتی ٹیم بوسنیا پہنچ گئی ہے۔ ٹیم بوسنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا جائزہ لے گی۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ ہم متحدہ اپوزیشن کے جائز مطالبات کی حمایت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سبک مجید کی گرفتاری کے ذمہ دار سے ایسا سلوک ہو گا کہ اس کی نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔ انہوں نے کہا کہ مخدوم امین فہیم سے زیادتی ہوئی ہے پیر پگاڑا نے مجھے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

○ بھارت کی بری فوج کے سربراہ جنرل جوشی نے کہا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ پر موجودہ پاک بھارت کشیدگی "حالت جنگ" ہے۔

○ صوبہ سرحد میں تحریک عدم اعتماد کے موضوع پر قومی اسمبلی میں ہنگامہ ہو گیا شیم شیم، اوئے اوئے اور لوٹا لوٹا کے نعرے لگائے گئے۔

○ طویل مذاکرات کے بعد پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور وٹو اور فیصل صالح حیات ایک بار پھر بغل گیر ہو گئے اور اختیارات کے سوال پر سمجھوتہ کرلیا۔

○ صوبہ سرحد کے تین وزراء نے ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا ہے کہ انٹیلی جنس نے ان کو کروڑوں روپے کی پیشکشیں کیں اس کے بعد دھمکیاں دیں۔ ایک وزیر نے کہا کہ میں اپنے کام سے لاہور گیا تھا کہ انٹیلی جنس والے میرے پاس آگئے۔ دوسرے وزیر نے کہا کہ میں بھی اپنے کام سے اسلام آباد گیا تھا۔ ایک اور وزیر نے کہا کہ مجھے خریدنے کے لئے ایک کروڑ روپے کی پیشکش کی گئی مگر میں نے اسے ٹھکرا دیا۔

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE Rs 250/-

عورتوں کیلئے کورس

STERILITY COURSE بانجھ پن کورس Rs 130/-

ATHRA COURSE Rs 125/- اٹھراء کورس

موجد: ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

تفصیلی لٹریچر مفت

کیورٹیو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی رجسٹرڈ

فون: سیلز 211283 کلینک 606 دفتر 771 ربوہ

ربوہ میں کامیاب ادارہ

اندرونِ ملک یا بیرون ملک کسی بھی ایئرلائن میں سفر کے لئے نہایت ارزاں ٹکٹیں، سیٹ کنفرمیشن کی ضمانت کے ساتھ

• نیز فیصل آباد، کراچی کیلئے ایروایشیا کی روزانہ سروس

دفتر اوقات: صبح ۹ سے شام ۶ بجے

احمد ٹریولز انٹرنیشنل بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فون: 211550

حبوب مُفید اٹھراء ۲۰ گرام ۲۷/- ۴۰ گرام ۴۷/-

اکسیر اولاد نرینہ (مکمل کورس) ۱۵۰/- روپے

زدجامِ عشق خاص ۶۰/- روپے

روشن کاجل ۵/- روپے

تریاقِ معدہ ۱۲/- روپے ۲۴/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ **ربوہ**

فون ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴